مقاصدِ شریعت کا تعارف

مفتی کامران مسعود رضوی

شریعت کی لغوی تعریف:

شریعت، شرع اور مشرعۃ الفاظ گھاٹ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایسا گھاٹ جہاں پانی جاری ہو، ختم نہ ہونے والا ہو اور اسے ڈول کے ذریعے نکالا جا سکتا ہو اس کیلئے بھی شریعت کا لفظ آتا ہے۔ دین، منہاج، طریقہ اور سنت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ شریعت کا معنی اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کیلئے اوامر ونواہی اور فرض کیے گئے احکام بھی آتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر فاتبعھا۔ یعنی ہم نے تم میں سے ہر ایک کیلئے شریعت اور راستہ رکھا ہے پس اس کی اتباع کرو۔

شریعت کا اصطلاحی معنی:

ما شرع اللہ لعبادہ من الاحکام التی جاء بھا نبی من الانبیاء سواء کانت متعلقۃ بکیفیۃ عمل وتسمی فرعیۃ و عملیۃ۔۔۔۔اوبکیفیۃ الاعتقادیۃ وتسمی اصلیۃ واعتقادیۃ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو احکام انبیاء میں سے کسی نبی کے ذریعے اپنے بندوں کو بھیجے شریعت کہلاتے ہیں۔ ان احکام کا تعلق اگر عمل سے ہے تو انہیں فرعی اور عملی شریعت کا نام دیا جاتا ہے۔ اور اگر اعتقاد سے متعلق ہیں تو ان کو اصلی اور اعتقادی شریعت کہتے ہیں۔

ریعت کا اطلاق ان تمام احکام پر ہوتا ہے جن کا انسان کو مکلف بنایا گیا ہے، تاکہ ان احکام پر عمل کر کے دارین میں دائمی سعادت حاصل کر سکیں۔

لغوی اور شرعی معنی میں باہمی ربط:

لغوی اور شرعی معنی کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوگا کہ دونوں میں منفعت کا حصول ایسا معنی ہے جو دونوں میں مشترک ہے۔

دین کو اس پانی تک پہنچانے والے رستے تک اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح وہ راستہ جس پر چل کر دنیوی زندگی کا حصول ممکن ہے اسی طرح دین بھی ابدی زندگی کے حصول کا ذریعہ وسبب ہے۔

عنی جس طرح پانی ظاہری بدن کی زندگی ہے اسی طرح دین باطن یعنی روح کی زندگی ہے

مقاصدِ شریعت کی تعریف:

مقاصدِ شریعت کی تعریف متقدمین علمائے مقاصدِ شریعت نے اگرچہ نہیں کی البتہ ان کی عبارات سے درجہ ذیل تعریفات معلوم ہوتی ہیں۔

امام غزالی کے نزدیک:

امام غزالی نے اصل میں جلب منفعت اور دفع مضرت کو مصلحت کا نام دیا۔ اور یہی تو انسانوں کیلئے مقاصدِ شریعت ہیں۔ ان میں اللہ کی مخلوق کا بہت فائدہ ہے ۔

سیف الدین الآمدی کے نزدیک:

سیف الدین الآمدی نے جلب منفعت یا دفع مضرت یا جلب منفعت اور دفع مضرت دونوں کے مجموعے کو شرعی احکام کا مقصد قرار دیا۔ ۔

عزالدین کے نزدیک:

عز الدین کہتے ہیں کہ جلب مصلحت اور درء مفاسد کے سلسلے میں مقاصدِ شریعت میں غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مفاسد سے بچنا بھی ضروری ہے اور مصالح کو حاصل کرنا بھی ضروری ہے اور ان کے لیے نص، اجماع یا قیاس کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

امام شاطبی کے نزدیک:

امام شاطبی نے احکام شریعت کے مقاصد بتاتے ہوئے مخلوق کے مفاد کی حفاظت کو احکامِ شریعت کا مقصد قرار دیا، اور کہا یہ فقط تین طرح کے مقاصد ہیں۔ضروریہ، حاجیہ اور تحسینیہ۔ امام شاطبی نے اخروی اور دنیوی مصالح کا قیام کو احکام شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا۔

متاخرین علمائے مقاصدِ شریعت کے نزدیک مقاصدِ شریعت کی تعریف:

ڈاکٹر یوسف عالم رقم طراز ہیں:

احکام شریعت میں جو مصلحتیں پائی جاتی ہیں ان کو شریعت کے اہداف کہتے ہیں بندوں کو دنیا اور آخرت میں ہونے والے مصالح ہی شارع کے مقاصد ہیں وہ جلب منفعت سے متعلق ہوں یا ان کا تعلق دفع مضرت سے ہو۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی :

شارع کے وہ غایات اور اہداف جو تمام احکام میں رکھے گئے ہیں وہ مقاصد شریعت ہیں۔

ڈاکٹر احمد ریسونی:

مقاصد شریعت وہ غایات ہیں جو بندوں کی مصلحت کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے وضع کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی:

جن کیلئے اللہ رب العزت نے اپنی کتاب کو نازل کیا وہ مقاصد شریعت ہیں۔ ان کیلئے رسولوں کو مبعوث کیا اور احکام کو تفصیل سے ذکر کیا گیا۔شریعت انسان کی مادی، معنوی، اور اجتماعی مصالح کا خیال رکھتی ہے۔۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے پانچ چیزوں دین، جان، مال، عقل اور نسل کی حفاظت کو مقاصدِ شریعت قرار دیا ہے۔ ان کو کلیاتِ خمسہ بھی کہا جاتا ہے۔ بعد کے مقاصدِ شریعت کے علماء نے اس روایتی فہرست میں مزید انسانی شرف وعزت، آزادی اور انفرادی حقوق، امن و امان اور نظم ونسق، ازالہ غربت اور کفالت عامہ، دولت وآمدنی کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کو کم کرنا اور بین الاقوامی سطح پر پر امن تعامل جیسے تعامل کا اضافہ کیا

مجتہد کیلئے مقاصدِ شریعت کی ضرورت واہمیت:

ایک مجتہد کو درجہ ذیل پانچ باتیں جاننے کیلئے مقاصدِ شریعت کی ضرورت ہوتی ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نصوص کی تفسیر اور ان کی ادلہ:

1۔ صحابہ کرام اور اسی طرح تابعین کرام کو شرعی مسائل کے استنباط کی غرض سے کسی قاعدہ یا ضابطہ کی حاجت نہ تھی اس لیے کہ انھوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شریعت کے مقاصد کو سیکھا ہے۔ چونکہ ان صحابہ کرام کو عربی میں مہارت حاصل تھی یہی وجہ ہے کہ ان کو ان عربی الفاظ کے مکمل معانی با آسانی سمجھ آتے تھے۔ اور استنباط احکام کیلئے جن قوانین کی ضرورت ہوتی ہے ان کے ذہن وہ پہلے ہی سے موجود تھے۔۔۔۔ ان کے زمانے کے ختم ہونے کے بعد اور شرعی علوم کے صنعت کا درجہ ملنے کے بعد مجتہدین اور فقہاء نے کتب اصول کو باقاعدہ طور پر استنباط احکام کیلئے تحریر کیا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ مقاصد شریعت کی روشنی میں نصوص شریعت کو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ تمام عبارات کے مطالب اور مدلولات متعدد ہو سکتے ہیں البتہ مقاصد شریعت سے نصوص کو اور ان کے معانی کو شارع کے منشاء کے مطابق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

متعارض دلائل میں ترجیح اور تطبیق:

2۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ احکام اور ان کی ادلہ میں ظاہری طور پر تعارض نظر آتا ہے ایک مجتہد مقاصد شریعت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس تعارض کو دور کرسکتا ہے۔اور جب مجتہد کو ایک غیر معارض دلیل مل جاتی ہے اور اس پر اس کا دل بھی جم جاتا ہے تو وہ اسی دلیل کے مطابق حکمِ شرعی لگا دیتا ہے۔پھر اگر حکم شرعی لگانے کے بعد اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی دلیل آجائے جو اس کے معارض ہو تو وہ باہم معارض دلائل میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یا کسی ایک دلیل کو ترجیح دے دیتا ہے اس مقصد کیلئے مقاصد شریعت اس کی صحیح رہنمائی کرتے ہیں۔۔

غیر منصوص احکام سے متعلقہ احکام کی پہچان:

3. مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ احکام کی تخریج کیلئے مقاصد شریعت کی رہنمائی لے اسی طرح فقیہہ مقلد کیلئے بھی مقاصد شریعت کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اس لیے مقلد فقیہہ کے امام کی فقہ کی بنیاد بھی دراصل انہی مقاصد شریعت پر ہے۔ایک فقیہہ مقاصد شریعت کو جانے اور مصالح کا لحاظ رکھے بغیر اپنے امام کی فقہ کے مطابق شرعی حکم نہیں سنا سکتا۔

جدید اور معاصر احکام میں بھی درست فیصلہ کرنے کیلئے مقاصد شریعت کا علم ہونا ضروریہے ۔

احکام شریعت کو سمجھنے میں زمان ومکان کی رعایت کرنا:

4. انسانی طاقت کے مطابق احکام شریعت نے زمان ومکان کا بھی خاص لحاظ وخیال رکھا ہے

فاتقوا اللہ ما استطعتم اللہ سے اپنی قوت کے مطابق ڈرو۔

اور ارشاد فرمایا: لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

اللہ کسی جان کو مکلف نہیں بناتا مگر اس کی استطاعت کے مطابق۔

جب عرف عام اور عادات واطوار کا صحیح علم ہوگا تو اس وقت شریعت کے مصالح کی رعایت معلوم ہوگی ۔تبدیلی احوال اور عرف وعادت کے ساتھ نصوص شریعت کا گہرا تعلق ہے تبدیلی احوال میں انتشار اور فتنہ سے ایک مسلمان اس طرح بچ سکتا ہے کہ اس کیلئے احکام حالات کے مطابق موجود ہوتے ہیں اور کسی بھی اجتہادی مسئلہ میں مجتہد مقاصد شریعت کی روشنی میں حکم شرعی درست بیان کر سکتا ہے۔

احکام شریعت میں اعتدال وتوازن:

5. اعتدال وتوازن تمام شریعت کے احکام میں موجود ہے۔ مجتہد، فقیہہ، عالم اور جج کیلئے مقاصد شریعت کو اپنی نگاہوں میں ہر وقت رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ ان کی وجہ سے حق وصداقت

اور عدل و انصاف تک رسائی حاصل کرنا آسان وممکن ہو اس لیے کہ محکمات ہی تو مقاصد شریعت ہیں متشابہات جن کی طرف لوٹتی ہیں اور یہ وہ کلیات ہیں جن کی طرف جزئیات لوٹتی ہیں اس طرح تمام احکام اعتدال وتوازن پر رہتے ہیں۔

مصالح کا بیان:

مصلحت کا لغوی و اصطلاحی معنی:

مصلحت کا لغوی معنی لغویین کے نزدیک خیر و بھلائی ہے جس کا متضاد فساد ہے۔ مصلحت واحد ہے اور مصالح اس کی جمع ہے۔۔

قرآن میں فساد کو اصلاح کے مقابلہ میں استعمال کرنے کی امثلہ موجود ہیں۔ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ۔اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد پیدا مت کرو۔

ایک اور جگہ سیئہ کے مقابلے میں بھی آیا ہے۔ واخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا ۔ اور کچھ اور ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور ملایا ایک اچھا کام اور ایک برا۔

مصحلت کا اصطلاحی معنی:

امام غزالی کے نزدیک:

امام غزالی کے نزدیل مصلحت جلب منفعت یا دفع ضرر کا نام ہے اور پھر جلب منفعت اور دفع ضرر کو مقاصد مخلوق قرار دیا ہے اور ان کے مقاصد کے حصول میں مخلوق کا فائدہ ہے مصلحت مقاصد شریعت کی حفاظت کرنے کو کہتے ہیں۔

ڈاکٹر یوسف حامد العالم کے نزدیک:

ضوابط شریعت کے تقاضوں کے مطابق سعادت دارین کے حصول کی خاطر کسی بھی فعل پر ایسا اثر جو کہ شارع کے اصل مقصود کو ظاہر و ثابت کر رہا ہو مصلحت کہلاتا ہے۔

ڈاکٹر زین الدین کے نزدیک:

ڈاکٹر زین الدین نے کہا اصولیین کے نزدیک مصلحت کا اطلاق تین امور پر ہوتا ہے:

۱۔مقصود شارع تک پہنچانے والے سبب پر۔ جیسے امام غزالی نے بھی اشارہ کیا ۔

۲۔مقصود شارع پر جیسا کہ آمدی نے کہا" المقصود من شرع الحکم اما جلب مصلحۃ او دفع مضرۃ او مجموع الامرین" ترجمہ: شرعی حکم کا اصل مقصد جلب مصلحت یا دفع مضرت یا جلب مصلحت اور دفع مضرت دونوں ہیں۔

۳۔لذات اور افراح پر ۔۔ جیسے عز الدین نے کہا ہے ۔

عز الدین کے نزدیک:

المصلحۃ لذۃ او سببھا فرحۃ او سببھا ۔

ترجمہ: مصلحت لذت یا اس کا سبب ،فرحت یا اس کے سبب کا نام ہے

مصالح کے ضوابط:

لوگوں کی خواہشات کی بنا پر مصالح کو نہیں رکھا گیا بلکہ مصالح کا اعتبار ان امور میں ہے جن کا اسلامی شریعت نے اعتبار کیا ہے۔قرآن کریم نے کفار کے مصلح ہونے کے دعوے کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انھم ھم المفسدون ولکن لاتشعرون

اور جب کہا جائے ان سے کہ تم زمین میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں خبردار وہی مفسد ہیں لیکن ان کو شعور نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے ان کو جھٹلا کر ان کو فسادی کہا۔ الا انھم ھم السفھاء ولکن لایعلمون ،خبردار وہی بے وقوف ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

اس آیت میں کفار کو سفہاء کہا گیا جس کا معنی جاہل، کمزور رائے کا حامل اور منافع اور مضار کو نہ سمجھنے والا ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں مصالح غیر محدود ہیں ۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

المصالح شتی وقد عسرت الماخذ وقصرت عن الدلالۃ علی ضبطھا"

مصالح بے شمار ہیں اور ماخذ کو بیان نہیں کر سکتے اور مصالح کے ضوابط کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

عز الدین کے نزدیک مصالح کے ضوابط:

عز الدین کے نزدیک مصالح کے دو ضوابط ہیں:

مصلحت کا مقاصد شریعت میں داخل ہونا:

1. عز الدین نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ اگر کفار مسلمانوں کو ڈھال بنالیں تو اس صورت میں ان بے گناہ مسلمانوں کا قتل کرنا اگرچہ مفسدت ہے لیکن ان کا قتل جائز ہے حالانکہ ان کے قتل کے جواز میں اختلاف ہے۔

مسلمانوں کے قتل کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

لان قتل عشرۃ من المسلمین اقل مفسدۃ من قتل جمیع المسلمین"

کیونکہ تمام مسلمانوں کے قتل کے مقابلے میں دس مسلمانوں کے قتل کا نقصان کم ہے۔

کیونکہ ان کے قتل سے باقی مسلمان اور دین محفوظ ہو جاتا ہے، اس کی تائید امام غزالی کے قول سے بھی ہوتی ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

حفظ جمیع المسلمین اقرب الی مقصود الشرع"

تمام مسلمانوں کی حفاظت مقاصد شریعت کے زیادہ قریب ہے۔

مصلحت اپنے سے اہم مصلحت کے خاتمے کا باعث نہ ہو:

2. اگر مصلحت دوسروں کیلئے ضرر کا باعث ہو تو اب وہ مصلحت نہیں رہے گی بلکہ وہ مفسدت بن جائے گی۔

اس کی مثال میں لکھا کہ جب کشتی بان کو سمندر کی طغیانی میں معلوم ہو جائے کہ وزن کم کرنے کیلئے جب تک کچھ لوگوں کو سمندر میں نہ پھینکا جائے تو اس وقت تک سمندر کے کنارے پہنچنا ناممکن ہے تو ایسی صورت حال میں ان افراد میں سے کسی کو بھی قرعہ اندازی یا بغیر قرعہ اندازی کے سمندر میں ڈال دینا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ سب بے گناہ ہیں اور بے گناہ کو قتل کرنا حرام ہے۔ اگر کشتی میں سامان یا جانور ہوں تو پہلے سامان کو پھینک کر وزن کم کر لیا جائے اگر پھر بھی ضرورت ہو تو پھر جانوروں کو سمندر میں پھینک دیا جائے کیونکہ انسانوں کے مقابلے میں مال اور جانوروں کے ضیاع میں مفسدت کم ہے جان بچانے کیلئے" یدمتاکلہ" کا کاٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے جان کی سلامتی کا غالب گمان ہو" ید متاکلہ" کے کاٹنے کا مقصد حفظ نفس ہو اگرچہ اس میں نقصان بھی ہے لیکن یہ مصلحت راجح کی وجہ سے جائز قرار دیا گیا ہے۔

امام غزالی اس مسئلے میں فرماتے ہیں: فانہ تنقدح الرخصۃ فیہ" اس میں رخصت دی جائے گی۔

المصادر والمراجع

القرآن الکریم

1. محمد علی التانوی ،متوفیٰ: 1158 ق: کشاف اصطلاحات الفنون: مکتبہ لبنان ناشرون

2. الشاطبی، إبراہیم بن موسی بن محمد اللخمي الغرناطي الشهير بالشاطبي (المتوفى: 790): الموافقات، دار ابن عفان

3. عبدالکریم زیدان: الوجیز فی اصول الفقہ ،موسسۃ قرطبۃ الطبعۃ السادسۃ

5. أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي (المتوفى: 505)، تح: محمد عبد السلام عبد الشافی: المستصفیٰ فی علم الاصول،، ط1، بیروت دار الکتب العلمیۃ ـ 1413ھ

6. غزالی، محمد بن محمد، ابو حامد، حجۃ الاسلام: المنخول فی تعلیقات اصول: ،دار الفکر 1400ھ-1980ء

7. یوسف حامد عالم: المقاصد العامہ للشریعۃ الاسلامیۃ: ،المعھد العالمی للفکر الاسلامی، الطبعۃ الاولیٰ 1412ھ-1991ء

8. یوبی، محمد سعد بن احمد بن مسعود: مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ: ،دار الھجرۃ الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ 1423ھ-2002ء

9. عزالدین، عبدالعزیز عبدالسلام: قواعد الاحکام فی اصلاح الانام: ،دار ابن حزم بیروت، لبنان 1424ھ-2003ء

10. احمد ریسونی: نظریۃ المقاصد عند الشاطبی: الدار العالمیۃ للکتاب الاسلامی ریاض 1412ھ 1992م

11. نورالدین الخادمي: الاجتهار المقاصدی ضوابطہ ومجالاتہ: الشاملۃ

12. د/ زین العابدین العبد محمد النور: رای الاصولیین فی المصالح المرسلۃ والاستحسان منحیث الحجۃ، دار البحوث للدراسات الاسلامیۃ واحیاء التراث الطبعۃ الاولیٰ (1425ھ-2004ء)

13. ابن حزم علی بن احمد، ابو محمد ظاہری: الاحکام فی اصول الاحکام: ،مطبعۃ العاصمۃ ،قاھرۃ-مصر

14. احمیدان، د/ زیاد محمد: الاجتھاد فی الشریعۃ الاسلامیۃ: ،موسسۃ الرسالۃ ناشرون، بیروت-لبنان 1425ھ-2004م

15. ابن خلدون عبدالرحمن ابن محمد (م،808ھ): دیوان المبتداء والخبر (مقدمۃ) طبع قاھرۃ 1979ء

16. ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم (ت ۷۱۱ھ): لسان العرب: ،دار صادر للطباعۃ والنشر، بیروت ۱۳۷۶ھ-۱۹۵٦م،